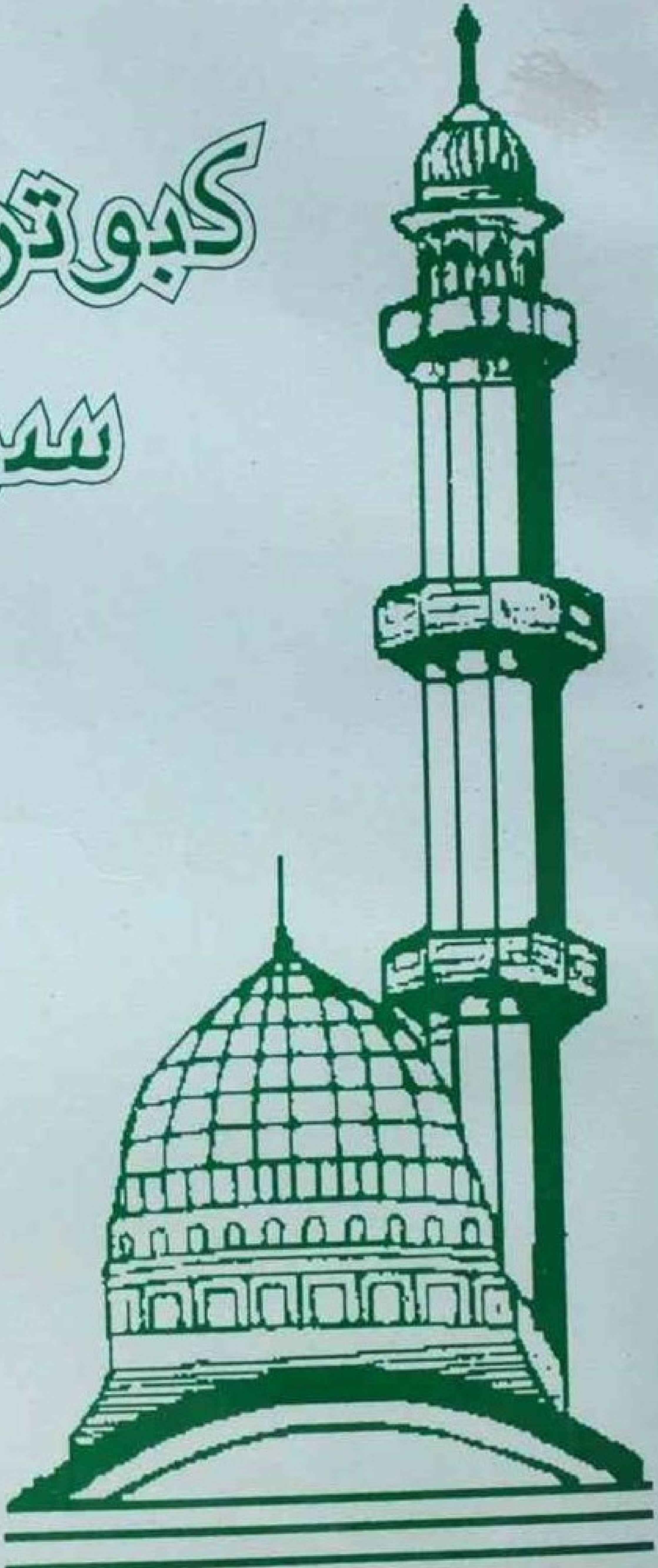
کبوتر سبز گنبد کے



اظہار وارثی

کبوتر سبز گنبد کے

(حمد و نعت)

عقیدت کو مری وہ وسعت پرواز دے یا رب
کہ میرے لفظ بن جائیں کبوتر سبز گنبد کے

اظہار وارثی

نام کتاب	۔	کبوتر سبز گنبد کے
نام مصنف	۔	اظہار وارثی
سنہ اشاعت	۔	۲۰۰۱ء
تعداد	۔	۴۰۰
ناشر	۔	اظہار وارثی
ترتیب وانتخاب	۔	ڈاکٹر سہیل صابر ریڈر شعبۂ سائنس مسلم یونیورسٹی علیگڑھ
کمپیوٹر کمپوزنگ	۔	صافٹک انڈیا انکارپوریشن
طباعت وسرورق		شجیاہ پورہ، بہرائچ فون۔ ۳۹۱۱۴
ہدیہ	۔	پندرہ روپے

ملنے کا پتہ

اظہار وارثی

برہمنی پورہ، بہرائچ ۲۷۱۸۰۱ (اتر پردیش) فون۔ ۳۴۴۹۹

حمد

حمد اللہ کی کریں آؤ
بندگی کا ثبوت دیں آؤ

عرش اس کا ہے اور اسکی زمیں
اسکا ہمسر نہیں ہے کوئی کہیں

آگ اسکی ہے، اسکی شبنم ہے
اسکے قبضے میں سارا عالم ہے

ہر ستارے میں تابشیں اسکی
بادل اسکے ہیں بارشیں اسکی

چاند کو دی ہے چاندنی اس نے
اور سورج کو دھوپ دی اس نے

پھول ہر شاخ پر کھلائے وہ
اور پیڑوں میں پھل لگائے وہ

جسم کو روح کی عطا اُس نے
سانس لینے کو دی ہوا اُس نے

سب کو کھانا وہی کھلاتا ہے
سب کو پانی وہی پلاتا ہے

کام بگڑے ہوئے بنائے وہی
سب گھروں میں دیے جلائے وہی

کھیت اُسکے اناج اُسکا ہے
سر پہ شاہوں کے تاج اُسکا ہے

وہ غریبوں کا پالنے والا
ہر مصیبت کو ٹالنے والا

قہر اُسکا ہے شر پسندوں پر
رحمت اُسکی ہے نیک بندوں پر

قطعہ

وہی ایک ربِ کریم ہے
وہی ایک سب سے عظیم ہے
ہے اُسی کے لطف کا آسرا
رحمان ہے، وہ رحیم ہے

قطعہ

رحمت جاں فزا کی بات کریں
زندگی اور بقا کی بات کریں
بجھ رہا ہے چراغِ امن و خلوص
آیئے مصطفیٰ کی بات کریں

نعت

اوجِ افلاک کو دیکھوں تو ہے اونچا بھی وہی
بحر کی تہ میں اتر جاؤں تو گہرا بھی وہی

شہر در شہر چراغوں کا اجالا بھی وہی
دشت در دشت گزرتا ہوا دریا بھی وہی

جس سے زرداریٔ دل ہے، وہ تمنا بھی وہی
میری چاندی بھی وہی ہے، مرا سونا بھی وہی

اس سے نسبت کا یقیں، زینتِ سجادۂ جاں
زندگی جسکو معنون ہے وہ آقا بھی وہی

لوحِ امروز پہ کندہ ہے اسی کی توقیر
روحِ ماضی بھی وہی شہہ رگِ فردا بھی وہی

ہو اگر ذکرِ امینی تو نہیں اس کی مثال
بات نکلے جو صداقت کی تو سچا بھی وہی

سرد جذبوں کو حرارت بھی عطا کی اُس نے
شدّتِ گرمئ جذبات پہ برسا بھی وہی

لفظ کو پھول کیا اُس نے عقیدت دے کر
بن کے خوشبو حدِ احساس میں مہکا بھی وہی

قطعہ

ندائے وقت اخوت کی جب نقیب ہوئی
دلِ بشر سے بشر آگہی قریب ہوئی
نبی کے بعد صحابہ کی عظمتوں کے طفیل
مزاجِ دہر کو جمہوریت نصیب ہوئی

نعت

نازشِ پیغمبراں مصطفےٰ
سرورِ سروراں مصطفےٰ

وجہِ تسکینِ جاں مصطفےٰ
در دلاں بر زباں مصطفےٰ

باعثِ کُن فکاں مصطفےٰ
جسمِ کونین جاں مصطفےٰ

کس پہ احسان انکا نہیں
رحمتِ دو جہاں مصطفےٰ

مہر و مہ اُن کے نقشِ قدم
آسماں آسماں مصطفےٰ

میں بغیر اُنکے کچھ بھی نہیں
میرا دل، میری جاں مصطفےٰ

ہوں فقیر اُنکا، یہ ہے بہت
میں کہاں اور کہاں مصطفےٰ

سارا عالم پناہوں میں ہے
امن کا سائباں مصطفےٰ

بے مثال اُنکی محبوبیت
لا مکاں تا مکاں مصطفےٰ

بند آنکھوں کے پٹ کھل گئے
صبحِ حق کی اذاں مصطفےٰ

کیا کمی اُسکو اظہاؔر ہے
جس پہ ہیں مہرباں مصطفےٰ

نعت

ایک سیلابِ مسرت ہے کہ اللہ اللہ
یا نبی آپکی رحمت ہے کہ اللہ اللہ

ارضِ بطحٰی پہ جھکی جاتی ہے تاروں کی جبیں
ذرے ذرے کی وہ عظمت ہے کہ اللہ اللہ

دیکھنے والوں نے دیکھی ہے حقیقت اپنی
انکا آئینۂ سیرت ہے کہ اللہ اللہ

نرم پھولوں سے دیا جاتا ہے پتھر کا جواب
جذبۂ خلق و مروّت ہے کہ اللہ اللہ

اُڑ گئی پردۂ ظلمات کی دھجی دھجی
جلوۂ مہرِ نبوت ہے کہ اللہ اللہ

لات و عزیٰ کی جبینوں سے پسینہ ٹپکا
گرمئ مژدۂ وحدت ہے کہ اللہ اللہ

دیکھتے رہ گئے حسرت سے فرشتے اظہارؔ
ایک انسان کی رفعت ہے کہ اللہ اللہ

قطعہ

فکرِ سخن میں شوق سراپا رہے ہیں آج
صد ہا لطافتوں سے شناسا رہے ہیں آج
وہ خلوتیں وہ حُسنِ تخیل وہ بے خودی
ہم بے نیاز شورشِ دنیا رہے ہیں آج
نعتِ نبی کی فکر میں گزرا تمام دن
ہم پر تمام بابِ کرم وا رہے ہیں آج

نعت

کی مدح جب بھی احمدِ عالیجناب کی
نکلیں ہیں حرف حرف سبیلیں ثواب کی

مجھ پر ہے مہر، مہرِ رسالت مآب کی
ذرے کو چھو رہی ہے کرن آفتاب کی

عنوانِ سیرتِ شہ بطحی کے ذیل میں
تفسیر لکھ رہا ہوں خدا کی کتاب کی

چمکا جو حدِ اوج پہ بھی جا کے ایک شب
یہ چاند کفشِ پا ہے اسی ماہتاب کی

روئے رسول پر ہے پسینے کی بوند بوند
یا آب آب ہو گئی خوشبو گلاب کی

اظہارؔ لے لیا جو شفیع الورا کا نام
لمحے کرم کے، بن گئیں گھڑیاں عذاب کی

نعت

ہوئی ہے خلقتِ کون و مکاں برائے رسول
کوئی بھی جانِ دو عالم نہیں سوائے رسول

غموں کے عہد میں کس کے نہ کام آئے رسول
ہر ایک رنج پہ حاوی ہے اعتنائے رسول

یہ ربط خاصِ محبّ و حبیب کیا کہئے
وہ ہیں رسولِ خدا اور وہ خدائے رسول

انہیں کے زیرِ قدم ہیں بلندیاں میری
مرے افق کا ستارہ ہے نقشِ پائے رسول

تمام عالم امکاں تھا گوش بر آواز
اٹھی بلندیٔ فاراں سے جب نوائے رسول

وہ شیر و شہد سا لہجہ وہ پھول سے الفاظ
دلوں کی تہ میں اترتی گئی صدائے رسول

زمینِ دشت و بیاباں بھی ہو گئی گلزار
ہوئی ہے ٹوٹ کے یوں بارشِ عطائے رسول

قطعہ

تمام شورشِ دنیا سے بے خبر ہوکر
خیال شاہد حق سے دماغ روشن کر
وہ اک چراغ کہ جس ہے کائنات میں نور
اسی چراغ سے دل کا چراغ روشن کر

نعت

مسافرِ شبِ اسریٰ ہے رحمتوں والا
زمیں سے عرش کا رشتہ ہے رحمتوں والا

نہیں ہے کوئی بھی، جیسا ہے رحمتوں والا
بس ایک رحمتوں والا ہے، رحمتوں والا

کرو نہ اسکی عطا کو خواص تک محدود
کہ ایک دو نہیں، سبکا ہے رحمتوں والا

نظر نظر میں ہیں عالم پناہیاں اس کی
زباں زباں پہ ہے، میرا ہے رحمتوں والا

جڑا ہے سارے جہانوں کا آسرا جس سے
خدا کے بعد، وہ تنہا ہے رحمتوں والا

رہے نہ کیوں مرے سینے میں رحمتوں کی مہک
کہ اس مکان میں رہتا ہے رحمتوں والا

طواف میں ہے اسی کے تمام حسنِ خیال
مرے شعور کا کعبہ ہے، رحمتوں والا

وقار منصب دیں ہو کہ حسن ِ کار جہاں
ہر اعتبار سے یکتا ہے، رحمتوں والا

مقام صبحِ ازل تا مقام شامِ ابد
جہاں بھی دیکھئے اعلیٰ ہے رحمتوں والا

بھرے نہ کیوں مرا کاسہ متاعِ رحمت سے
گدا ہوں جسکا وہ داتا ہے رحمتوں والا

پھر اسکی بات کو تسلیم کیوں نہیں کرتے
جو مانتے ہو کہ سچا ہے رحمتوں والا

نعت

شفیع الورا جانِ رحمت تمہیں ہو، مددگار روزِ قیامت تمہیں ہو

گنہگار جسکی شفاعت پہ نازاں، وہی تاجدارِ شفاعت تمہیں ہو

دلوں کے اجالے،ضیا بخش ایماں، مہ عرش حق، پیکرِ نورِ یزداں

فروغِ درو بام ایوانِ عرفاں، چراغِ رہِ امن و الفت تمہیں ہو

تمہیں ابتدا ہو تمہیں انتہا ہو، تمہیں واقفِ ذاتِ ربِ العلیٰ ہو

تمہیں عبد و معبود میں واسطہ ہو، حقیقت نما در حقیقت تمہیں ہو

کھجوروں کا سایہ، چٹائی کا بستر، مگر شاہِ کونین محبوبِ داور

کہ تھرا اُٹھے جس سے کسریٰ و قیصر،وہ سطوت ، وہ قوت،وہ ہیبت تمہیں ہو

یہ شبنم یہ سبزہ یہ گل اور غنچے، یہ خورشیدِ تاباں، یہ مہتاب، تارے

تمہارے ہی عکسِ جمالی ہیں یہ سب، جمالِ دو عالم کی زینت تمہیں ہو

عنایت سراپا، سخاوت مجسم، کرم جسکا حاجت روائے دو عالم

تمامی محاسن، تمامی فضائل، کیئے حق نے جسکو ودیعت تمہیں ہو

ہے اظہارؔ کو بس تمہارا سہارا، گنہگار ہے پھر بھی ہے تو تمہارا

سرِ حشر برسا دو ابرِ کرم کو، گناہوں پہ بارانِ رحمت تمہیں ہو

قطعہ

دل کی آزردگی بدل لیتے
اپنے غم سے خوشی بدل لیتے
کاش ملتی تو انکے قدموں میں
موت سے زندگی بدل لیتے

نعت

فروزاں شمع کردار نبی ہے
جہاں تک دیکھتا ہوں روشنی ہے

خوشا وہ سیرتِ بے مثل جس میں
مروّت ہے، حیا ہے، سادگی ہے

وہ جسکا ہر عمل آئینِ ہستی
وہ جسکی زندگی میں زندگی ہے

وہ جس نے پیٹ پر باندھا ہے پتھر
وہ جسکی بھوک میں آسودگی ہے

زمانہ جانتا ہے اسکے در سے
فقیروں کو شہنشاہی ملی ہے

یہ اعجازِ نبوت اللہ اللہ
شجر چلتے ہیں، مٹی بولتی ہے

غلامِ رحمتہ للعالمیں ہوں
یہی احساس میری زندگی ہے

قطعہ

رہبر جادۂ حق، پیکرِ ایماں کہئے
سیرتِ پاک کو آیئنہ قرآں کہئے
ایک گل جس سے مہکتا ہے گلستانِ وجود
ایک انساں کہ جسے نازشِ انساں کہئے

نعت

کبھی رسول کی باتیں کبھی مدینے کی
نفس نفس کو عطا لذتیں ہوں جینے کی

ہے لفظ لفظ میں پنہاں فسانۂ جذبات
مری نوا ہے، کھنک دل کے آبگینے کی

قدم قدم پہ میسر جہاں شعورِ حیات
اسی دیار میں حسرت ہے مرنے جینے کی

نبی کے حسن کا صدقہ ہے ربطِ شبنم و گل
ہے ایک جسم کی خیرات، اک پسینے کی

سبق ہے اہلِ جہاں کے لئے یہ حسنِ سلوک
کہ دشمنوں سے محبت مرے نبی نے کی

نعت

توفیق دے کہ نعتِ شہِ انبیا کہوں
جو مقصدِ سخن ہے، وہی اے خدا کہوں

محبوبیت سے بڑھکے نہیں کوئی مرتبہ
وہ تو حبیبِ حق ہے اسے اور کیا کہوں

میری نظر میں کیا ہے مقامِ شہنشہی
نازاں ہوں میں کہ خود کو تیری گردِ پا کہوں

کلیاں دلوں کی کھل گئیں جس کے کلام سے
لہجے کو اس زبان کے موجِ صبا کہوں

دنیا کے ذکر میں وہی خیرالانام ہے
باتوں میں حشر کی جسے خیرالورا کہوں

نعت

نہیں ہے غم اگر دشمن ہوا سارا جہاں اپنا
محمد مہرباں اپنے، خدا ہے پاسباں اپنا

ہے اس منزل سے معراجِ بشر کچھ اور بھی آگے
ملک کی رفعتیں کہتی ہیں جسکو آسماں اپنا

کہاں پر حد ہے انکی عظمتوں کی یہ خدا جانے
ٹھہر جاتا ہے تھک کر راستے ہی میں گماں اپنا

جہاں کے ذرے ذرے پر ستارے ناز کرتے ہیں
وہی آرام گاہِ مصطفٰے ہے آسماں اپنا

قلم لرزاں ہے اپنی کمتری کے خوف سے اظہاؔر
ہے عاجز مدحِ سرکارِ دوعالم سے بیاں اپنا

نعت

رحمتِ عالم سید و سرور
ارفع و اعلیٰ بہتر و برتر

خلق سراپا، لطف کا پیکر
پیار کا دھارا، امن کا ساگر

کلمۂ حق آیا جو زباں پر
بول اٹھے تائید میں پتھر

گردِ کفِ پا، نازشِ انجم
نقشِ کفِ پا، روکشِ خاور

ہاتھ میں تھی کونین کی شاہی
عمر گزاری نانِ جویں پر

جادۂ ہستی روشن روشن
راہنما کردارِ پیمبر

ایک نبی صد نازِ گلستاں
چار صحابہ چار گل تر

قطعہ

ہر پھول کو صد رشکِ ارم دیکھ رہے ہیں
ہر حُسن میں اک حسن کو ضم دیکھ رہے ہیں
اب کوئی نہ چھیڑے کسی جنت کا فسانہ
ہم جلوہ گہ شاہِ امم دیکھ رہے ہیں

نعت

رب کا راج دلارا وہ
اولیٰ، ارفع، اعلیٰ وہ

نیل گگن بھی پاؤں تلے
دھرتی کا بھی راجا وہ

سب کے من میں وہ آباد
سب کے من کی آشا وہ

اسکی رحمت عالم گیر
میرا، تیرا، سبکا وہ

سیرت امرت جو بانٹے
ایسی جیون دھارا وہ

یَتَم، دَھیر، دَیا، ستکار
سب میں سب سے اچھا وہ

میٹھی میٹھی بات اُسکی
کومل شبدوں والا وہ

اُسکا سچ سب کو تسلیم
سارے جگ میں سچاؔ وہ

جگمگ جگمگ نام اُسکے
داعٍ، ماحٍ، طٰہٰ وہ

اُسکی چھایا بھی پُرنور
ایسا کون ہے، جیسا وہ

نربل پائے بل اُس سے
دکھیوں کا سکھ داتا وہ

ختم اُسی پر ہر تعریف
سب سے نیارا، پیارا وہ

کل، آج اور کل، سب اُسکے
یُگ یُگ کی مریادا وہ

مجھ سا کون دھنی اظہاؔر
میرا چاندی سونا وہ

نظم

اجالوں کا تقسیم کار

وہ حبیب خدا، سرورِ انبیا
وجہِ تخلیق ارض وسما
اسکی خلقت سے خالق نے کی
کارِ تخلیق کی ابتدا
اور جملہ رسولوں کی تاریخ کا جملۂ انتہا بھی وہی
اُس نے دینِ حقیقی کی تکمیل کی
ختم اس پر ہوا کارِ پیغمبری
اس کا پیغام ۔ وحدت کا پیغام ہے
اس کا پیغام ۔ امن و محبت کا پیغام ہے
اس کا پیغام ۔ اخوت کا پیغام ہے
اس کا پیغام ۔ خلق و مروت کا پیغام ہے
اس کا پیغام ۔ پیغامِ صدق و صفا
اس کا پیغام ۔ پیغامِ جود و سخا
اس کا پیغام ۔ پیغامِ صبر و رضا
اس کے پیغام نے سبکو' سب کچھ دیا
لڑکیوں کو ملے زندگی کے حقوق

اور ہر بنت و فرزند کو، ماں کے قدموں تلے اسکی جنت ملی
حاکموں نے سلیقہ حکومت کا پایا
غلاموں کی گردن سے طوقِ غلامی اتار اگیا
عادلوں کو ملا عدل کا ضابطہ
تاجروں کو دیانت کی دولت عطا کی گئی
اور مزدور کو
اسکے تن کی نمی خشک ہونے سے پہلے میسّر ہوا، اسکی محنت کا پھل

الغرض اسکا ایک اک عمل
مشعل جادۂ زندگی
وہ اجالوں کا تقسیم کار
اسکا حسنِ بیاں راحتِ قلب و جاں
اسکے لہجے پہ شہد و شکر کا گماں
اسکے کردار و گفتار میں فرق کچھ بھی نہ تھا
اس نے جو کچھ کہا
خود بھی وہ سب کیا
اس کی بے داغ سیرت پہ لاکھوں سلام
اس کی بے مثل عظمت پہ لاکھوں سلام

نظم

ہیں سب کا سہارا حبیبِ الٰہی
اسے بخش دی، جس نے جو چیز چاہی
ملک، آدمی، مہر و مہہ، مرغ و ماہی
رسالت کی دی سب نے ملکر گواہی

بظاہر حبیبِ خدا، فخرِ انساں
مراتب ہیں کیا اور، جانے خدا ہی

فضاؤں کو تھا ابرِ الحاد گھیرے
شبِ غم تھی ہر سمت زلفیں بکھیرے
ہوئے تیرگی کے جو سائے گھنیرے
تو پھوٹی کرن اک سویرے سویرے

چمکنے لگا نیرِ برج ایماں
کفن نور کا پا گئی کُل سیاہی

زمیں پر جو آئے رسولِ مکرم
بدلنے لگی فطرتِ ابنِ آدم
ہوا شرک و باطل کا شیرازہ برہم
بصد شان لہرایا وحدت کا پرچم

وہ پیغمبر یک خدا بن کے آئے
خداؤں کی دنیا میں آئی تباہی

وہ شہکارِ فطرت، وہ سرتاجِ خوباں
وہ روحِ گلستاں وہ جانِ بہاراں
ہر اک دل کی دھڑکن ہر اک دل کا ارماں
وہ مقبولِ عالم وہ محبوبِ یزداں

زمیں تا فلک انکی عظمت کے چرچے
ملی انکو کونین کی بادشاہی

حقیقت نما ہیں، حقیقت نگر ہیں
جو یکساں پڑے سب پہ ایسی نظر ہیں
انیس الغریبین ہیں چارہ گر ہیں
بہ شکل بشر یعنی خیر البشر ہیں

شفیق جہاں حامئی بیکساں ہیں
ہے لطف و کرم انکا عالم پناہی

سلام

السلام اے مطلع انوارِ حق
السلام اے واقفِ اسرارِ حق

السلام اے شمعِ بزمِ کائنات
السلام اے رہبرِ راہِ نجات

السلام اے صاف دل روشن جبیں
السلام اے رحمتہ للعالمیں

السلام اے زینتِ کون و مکاں
السلام اے نازشِ پیغمبراں

السلام اے شاہِ دیں شاہِ امم
السلام اے منبع جود و کرم

السلام اے ذاتِ پاکیزہ صفت
السلام اے محسنِ انسانیت

السلام اے ہادئ شیریں کلام
السلام اے قائدِ عالی مقام

السلام اے تاجدارِ بحر و بر
السلام اے فاتح قلب و نظر

السلام اے شاہد و محبوبِ رب
السلام اے سرور امّی لقب

السلام اے پیکر و خلق و وفا
السلام اے شافع روزِ جزا

السلام اے مخزنِ جذباتِ حق
السلام اے مہبطِ آیاتِ حق

قاسم و یٰسین و سید السلام
احمد و محمود و حامد السلام

حامئ حسّان و سعدی السلام
اے مرے ممدوح عالی السلام

پیش ہے نذرانہ یہ' اشعار کا
ہو قبول آقا سلام اظہارؔ کا

سلام

اے نبی جانِ جاں تم پہ لاکھوں سلام
محسن و مہرباں تم پہ لاکھوں سلام

نازِ پیغمبراں تم پہ لاکھوں سلام
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
دونوں عالم کی جاں تم پہ لاکھوں سلام

جسکی باتیں سماعت میں رس گھول دیں
تم وہ شیریں زباں تم پہ لاکھوں سلام

بڑھ کے تم سے نہ پایا کسی نے عروج
عرش کے میہماں تم پہ لاکھوں سلام

تم امیں ، تم حسیں تم دلوں کا یقیں
تم میں سب خوبیاں تم پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ عرب ، شہر یارِ عجم
بادشاہِ شہاں تم پہ لاکھوں سلام

لاج میری بھی رکھنا خطاکار ہوں
شافع عاصیاں تم پہ لاکھوں سلام

ہو نگاہِ کرم سوئے اظہارؔ بھی
حامئ بیکساں تم پہ لاکھوں سلام

قطعہ

ہر حقیقت سے نزدیک تر ہوگی
شانِ محبوبیت معتبر ہوگی
اُسکی عظمت کو کیا پا سکے گا کوئی
کہکشاں جسکی گردِ سفر ہو گئی

دوہے

بے جاں کیا ذی روح کیا ، کیا سورج کیا ماہ
فانی ہے ہر اک شے ، باقی بس اللہ

☆

سیرت سب سے نیک ہے، صورت سب سے خوب
لاثانی اللہ کا، لاثانی محبوب

☆

حاصل انکے ورد سے نفس نفس آرام
ماحِ ، طٰہٰ ، مصطفےٰ ، پیارے پیارے نام

☆

رحمت کا سرکار کی ، کسے نہیں اقرار
جو ڈوبا اس بحر میں، اسکا بیڑا پار

☆

انکی چوکھٹ پر کھلی کتنوں کی تقدیر
جسکو شاہی چاہئے انکا بنے فقیر

☆

اُن کے صدقے میں دیا خالق نے سکھ چین
اُنکی رحمت کے تلے زندہ ہے کونین

☆

حرف حرف جسکا کرن، ورق ورق مہتاب
ایک بجز قرآن کے، ایسی کون کتاب

☆

عابد کا معبود سے جوڑے ربط نماز
ہوں قبول تو عرش تک سجدوں کی پرواز

☆

خیر کرو اس ہاتھ سے ، اجر ملے اُس ہاتھ
قرضہ ہے رب کے لئے بندے کی خیرات

دعا

خواب نبی کا دکھلا دے میرے اللہ
میرا بھی گھر مہکا دے میرے اللہ

خودّاری کا جذبہ دے میرے اللہ
سوچ اچھی، دل اچھاؔ دے میرے اللہ

گمراہی سے دور رہے، ہر اپنا قدم
سیدھا رستہ دکھلا دے میرے اللہ

رکھ کے مرے سر، علم و فضیلت کا سورج
نام کو میرے چمکا دے میرے اللہ

عزّت کے دھن سے کر مالامال مجھے
چاندی اور نہ سونا دے میرے اللہ

چھاؤں بنا اب کیسے کٹے جیون رستہ
دھوپ کڑی ہے سایہ دے میرے اللہ

پیاسے بھی تیرے ہیں ، پانی بھی تیرا
ہر صحرا کو دریا دے میرے اللہ

نا امید نہیں میں ، رحمت سے یتری
میری گتھی سلجھا دے میرے اللہ

اشعار

وہ پائے مقدس ہیں نبی کے جنھیں چھو کے
پتھر نے بھی سیکھا ہے پگھلنے کا قرینہ

دنیا کو دیا سیرتِ محبوب خدا نے
کردار سے حالات بدلنے کا قرینہ

بے نور چراغوں کو ملا ان کے کرم سے
آندھی کی گزرگاہ پہ جلنے کا قرینہ

اشعار

وہ عروجِ خسر و جم ہو یا، ہو وقار و سطوتِ قیصری
رہی سب سے برتر و محتشم درِ مصطفےٰ کی گداگری
وہیں سر نگوں تھی شہنشہی، وہیں سجدہ ریز تھی خودسری
رہی فقر وفا قے پہ منحصر، جہاں کائنات کی سروری
ہوئی سر بلند زمانے میں جو صدائے کلمۂ طیبہ
تو لرز اُٹھا دلِ کافری، گرے کانپ کر بتِ آزری

☆

ذرہ ذرہ حضور کے در کا
ہے ستارہ مرے مقدر کا